سود کی تباہ کاریاں..... اسباب اور علاج

مولانا محمد مجیب الدین قاسمی (ایم اے)

مذہبِ اسلام نے جن برائیوں کی بہت شدت کے ساتھ مذمت کی ہے اور نہایت ہی تاکید واہتمام کے ساتھ جن باتوں سے منع کیا ہے ان میں سب سے زیادہ مہلک ''سود'' ہے، جو انسانی معاشرے کو دیمک کی طرح اندرونی طور پر کھوکھلا، غریبوں کو بیروزگار، امیروں کو امیرتر، انسانیت کو رحمتِ خداوندی سے محروم اور اللہ کے غیض وغضب کو دعوت دینے کا باعث ہے، سود ایک ایسا ناسور ہے جو انسانیت کو ہلاکت کی کھائی میں ڈھکیل دیتا ہے اور اس کی معیشت کو بری طرح برباد کردیتا ہے؛ چنانچہ معیشت کے باب میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مبغوض چیز ''سود'' ہے، موجودہ دور میں معاشرتی، سماجی، اخلاقی، سیاسی اور بین الاقوامی سطح پر انسانیت سود کی لعنت سے کراہ رہی ہے؛ بالخصوص مسلم معاشرہ سود کے شکنجہ میں بری طرح جکڑا ہوا ہے، سودی معاملات کا عام ہونا معمولی سی بات ہوگئی ہے، ہر طبقہ کے لوگ دن بدن مختلف طریقوں سے سودی معاملات میں ملوث ہوتے چلے جارہے ہیں، جو درحقیقت خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے مترادف ہے۔

سود کی تعریف: ربوٰ (سود) کے لغوی معنی زیادتی، بڑھوتری اور بلندی کے آتے ہیں، اصطلاحِ شریعت میں سود ایسے اضافہ کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں معاملہ کے دوسرے فریق کی طرف سے کوئی عوض نہ ہو (عنایہ علی ہامش الفتح: ۶/ ۱۴۷) سود کی اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سود چاہے کسی وقتی ضرورت کے تحت قرض پر لیا جائے یا تجارتی قرض پر وہ بہرصورت حرام ہے؛ کیونکہ احادیث اور فقہاء کی تصریحات سے سود کی جو حقیقت سامنے آتی ہے اس میں دونوں ہی طرح کے سود شامل ہیں؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی تفریق کے ہر طرح کے قرض پر حصولِ نفع کو ناجائز قرار دیا ہے **كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ وَجْهٌ مِنْ وُجُوْهِ الرِّبَا** (سنن الکبریٰ للبیہقی، حدیث نمبر: ۱۱۲۵۲، **باب کل قرض جر منفعة فهو ربا**، شاملہ) کیونکہ زمانۂ نبوت میں بھی تجارتی قرضوں اور سودی قرضوں کا رواج تھا اور سود کی حرمت سے متعلق آیات وروایات میں کسی قسم کی تخصیص کا نہ ہونا عمومیت کی علامت ہے۔

سود کا رواج: یہ امر مسلم ہے کہ یہود ونصاریٰ جنہوں نے ابتداء ہی سے فطرت سے بغاوت کی اور اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے اُصولوں کی خلاف ورزی کو اپنا نصب العین بنا رکھا ہے؛ دیگر بہت سی مہلک اور لعنت آمیز ایجادات میں سے سود بھی ان ہی کا قدیم پیشہ ہے؛ چنانچہ قرآن کریم میں اُن کی اس بری حرکت کا خاص طور پر ذکر کیا گیا (النساء: ۱۶۰) اس خطرناک مرض کے ذریعہ انہوں نے ہمیشہ بندگانِ خدا اور پوری قوم وملت کو اپنے ظلم وجور اور ہوس کا شکار بنایا اور ان کا خون چوستے رہے، حضرت ابن عباسؓ کا فرمان ہے **لَاتُشَارِكْ يَهُوْدِيًّا وَلَانَصْرَانِيًّا وَلَامَجُوْسِيًّا قِيْلَ وَلِمَ؟ قَالَ لِأَنَّهُ يَرْبُوْنَ وَالرِّبٰوا لَايَحِلُّ** (کنز العمال، حدیث نمبر: ۱۰۱۱۶، صفحہ نمبر: ۴/ ۱۹۳، شاملہ) یعنی کسی یہودی یا نصرانی کے ساتھ تجارت میں شرکت مت کرو؛ کیونکہ وہ سودی کاروبار کرتے ہیں اور سود حرام ہے، دنیا کے دوسرے ملکوں اور قوموں کی طرح عربوں میں بھی سودی لین دین کا رواج تھا، ہمارے یہاں کے سودخور مہاجنوں کی طرح وہاں بھی کچھ سرمایہ دار لوگ یہ کاروبار کرتے تھے، جس کی عام مروج ومعروف صورت یہ تھی کہ ضرورت مند لوگ ان سے قرض لیتے اور یہ طئے ہوجاتا کہ وہ رقم فلاں وقت تک اتنے اضافہ کے ساتھ ادا کریں گے؛ پھر اگر مقررہ وقت پر قرض لینے والا ادا نہ کرسکتا تو مزید مہلت لے لیتا اور بقدرِ مہلت اسی حساب سے سود کی رقم میں بھی اضافہ ہوجاتا، اس طرح غریب قرض داروں کا بوجھ بڑھتا رہتا اور سودخور ان کا خون چوستے رہتے، ظاہر ہے کہ یہ چیز اسلام کی روح اور اس کے مزاج کے بالکل خلاف تھی، اسلام کی تعلیم اور ہدایت تو اس کے بالکل برعکس ہے کہ غریبوں کی مدد کی جائے، کمزوروں کو سہارا دیا جائے اور ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کی جائے اور یہ سب اپنی کسی دنیوی مصلحت ومنفعت کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا اور آخرت کے ثواب کے لیے کیا جائے۔

سود کی حرمت: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں سود کے اس ظالمانہ اور لعنتی کاروبار کے رواج کو ختم کرنے کے لیے تدریجی حکمتِ عملی کو اختیار کیا؛ اسی لیے شروع میں عرصہ تک صرف مثبت انداز میں مال ودولت کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے، غریبوں کی مدد کرنے، کمزوروں کو سہارا دینے اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے پر زور دیا گیا؛ تاکہ یہ دولت آخرت کی ابدی فلاح اور حصولِ جنت کا ذریعہ ہو اور ساتھ ہی رحم، سخاوت اور ایثار جیسے اخلاق کو اپنانے کی تعلیم دی گئی؛ تاکہ امدادِ باہمی اور ایک دوسرے کے تعاون کا علاقہ مضبوط ہو سکے؛ چنانچہ اس قرآنی تعلیم اور نبوی ہدایات کے مطابق عمل نے معاشرہ کا نقشہ ہی بدل دیا اور جب لوگوں کا مزاج اور فضا اس بات کے لیے سازگار ہوگئی کہ اس ظالمانہ اور انسانیت کش کاروبار یعنی سود کا قلع قمع کیا جائے تو اس کی قطعی حرمت کا قانون نافذ کر دیا گیا، ارشاد فرمایا: "أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا" (البقرۃ:۲۷۵) اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا، ایک اور موقع پر قرآنِ مجید نے کھلے لفظوں میں سود خوری کی ممانعت فرمائی ہے "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَاتَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافاً مُّضَاعَفَةً" (آل عمران:۱۳۰) ترجمہ: اے ایمان والو! سود مت کھاؤ کئی حصے زائد؛ اس آیت میں سود کی حرمت وممانعت کے ساتھ اس کی قباحت کو واضح کرنے کے لیے "أَضْعَافاً مُّضَاعَفَةً" کا ذکر کیا گیا ہے؛ کیونکہ جس کو سود خوری کی عادت پڑ جائے تو پھر وہ سود تنہا سود ہی نہیں رہتا؛ بلکہ لازماً اضعاف ومضاعف ہو جاتا ہے؛ کیونکہ جو رقم سود سے حاصل ہو کر سود خور کے مال میں شامل ہوتی ہے تو وہ دوبارہ اس سود کی زائد رقم کو بھی سود پر چلائے گا تو وہ لامحالہ "مضاعف" ہو جائے گا اور یہی سلسلہ آگے بڑھتا رہا تو "أَضْعَافاً مُّضَاعَفَةً" (کئی حصے زائد) ہو جائے گا۔ (معارف القرآن:۲/۷۷)

سود کے متعلق وعیدیں: سود کی حرمت اور اس کی شناعت پر تمام اُمت کا اتفاق ہے، سودی معاملہ کرنے والوں کے سلسلہ میں جو سخت تہدیدات اور خطرناک وعیدیں سنائی گئی ہیں اور اس کے جن دنیوی، اُخروی، معاشی، تمدنی اور اخلاقی نقصانات کو بیان کیا گیا ہے اُن کے تصور ہی سے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے؛ چنانچہ سودی معاملہ کرنے والوں کو خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تیار رہنے کی وعید سنائی گئی ہے، ارشاد ہے "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَابَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَ ○ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَاتَظْلِمُونَ وَلَاتُظْلَمُونَ" (البقرۃ:۲۷۸، ۲۷۹) ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو؛ اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

قرآن وحدیث کے پورے ذخیرہ میں دو گناہ ایسے بیان کئے گئے ہیں جن کے مرتکب کو خدا اور اُس کے رسول کے ساتھ جنگ کی دھمکی دی گئی ہے، ایک سودی لین دین، دوسرے اولیاء اللہ کو اذیت پہنچانا اور جس کے ساتھ خدا اور رسول اعلانِ جنگ کریں اس کی ہلاکت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں یہ گناہ دوسرے سب گناہوں سے زیادہ شدید وغلیظ ہے؛ تبھی یہ آخری درجہ کی وعید سنائی گئی ہے، ایک موقع پر سود خوروں کے انجامِ بد کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا ہے "الَّذِيْنَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لايَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ" (البقرۃ:۲۷۵) ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں (قیامت کے دن) نہ کھڑے ہوں گے؛ مگر اسی طرح جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان چھو کر خبطی بنا دے، اس آیت میں سود خوروں کی جو سزا بیان کی گئی ہے وہ ان کے جرم کے عین مطابق ہے؛ کیونکہ جو سود خوری کی لعنت میں مبتلاء ہو جائے اس کو حرص وہوس، مال طلبی اور زیادہ سے زیادہ حصولِ دنیا کا جنون بے قابو کر دیتا ہے، اس کو غریبوں اور کمزوروں کے خون پسینہ سے حاصل ہونے والی گاڑھی کمائی میں قندونبات کی لذت کا احساس ہونے لگتا ہے اور ہر وقت ھل من مزید کی فکر میں ایسا بے گانہ اور مگن رہتا ہے گویا ہوش وحواس سے محروم ہو گیا ہو۔

جہاں تک احادیثِ مبارکہ کا تعلق ہے تو ان میں بھی اس سماجی لعنت کی شدت کے ساتھ مذمت کی گئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت غیظ وغضب اور تنبیہ وتوبیخ کے لہجہ میں سود کی ممانعت فرمائی ہے؛ بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کی سنگینی جس شدت سے بیان فرمائی ہے ویسی

شدت کم ہی گناہوں کے بارے میں اختیار کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف سود کھانے کو منع فرمایا؛ بلکہ سود کے معاملہ میں کسی بھی طرح کے تعاون کو ممنوع قرار دیا؛ اسی لیے سود لینے والے دینے والے اس معاملہ پر گواہ بننے والے اور سودی دستاویز تحریر کرنے والے سب کے سب لعنت کے مستحق ہیں؛ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے ''لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ'' (ابوداؤد، حدیث نمبر: ۲۸۹۵، باب فی آکِلِ الربا وموکلہ، شاملہ) یعنی رسولِ خداؐ نے سود کھانے والے کھلانے والے سودی گواہ اور اس کی تحریر لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے، لعنت کے معنی رحمتِ خداوندی سے دوری کے ہیں اور رحمتِ خداوندی سے محروم مسلمان زندگی کے کسی بھی میدان میں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اُسے زندگی میں سکون میسر ہوسکتا ہے۔

زبانِ رسالت مآبؐ سے نکلنے والی اس بددُعا کی سنگینی ہی کا نتیجہ ہے کہ سودی کاروبار کرنے والے اور سودی لعنت میں گرفتار رہنے والے ہمیشہ اُلجھنوں کا شکار رہتے ہیں، بظاہر وہ اپنی دولت میں اضافہ کرتے نظر آتے ہیں؛ لیکن دوسرے راستوں سے اُن کا ہزاروں کا نقصان ہوتا ہے، کمائی کی برکت ختم ہوجاتی ہے، سودخور دولت کے انبار اور بنک بیلنس کے باوجود پریشانیوں میں گھرا رہتا ہے؛ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سود کے سبب اُس کے مال سے برکت ختم کردیتے ہیں اور جس مال میں سود شامل ہوجاتا ہے بسا اوقات وہ مال خود بھی ہلاک و برباد ہوجاتا ہے اور پچھلے مال کا بھی صفایا کردیتا ہے ''يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ'' (البقرۃ:۲۷۶) اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے، یہ گھٹنا اور مٹنا آخرت میں تو یقینی ہے؛ مگر کبھی دنیا میں بھی اس کا ظہور ہوجاتا ہے؛ جیسا کہ ''ربا'' اور ''سٹہ'' کے بازاروں میں آئے دن اس کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے اور بہت سے کروڑ پتی اور سرمایہ دار دیکھتے ہی دیکھتے قلاش وفقیر بن جاتے ہیں اور اگر ظاہری طور پر مال ضائع نہ بھی ہو تو اس کے فوائد و برکات اور ثمرات سے محرومی یقینی اور لازمی ہے؛ ایک حدیث میں سود کی مذمت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ سود کے گناہ کا وبال ستر درجہ ہے اور اس کا کم تر درجہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے (مستدرک حاکم: ۲/ ۳۷) حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کے ایک درہم کو چھتیس زنا سے بڑھ کر قرار دیا ہے (الترغیب والترہیب: ۳/ ۷) ان احادیث میں سود کے متعلق بیان کردہ شناعت پر غور کریں کہ اسے ماں کے ساتھ بدکاری کے برابر قرار دیا گیا ہے، اوّل زنا خود ہی بدترین گناہ ہے؛ پھر اس پر ماں کے ساتھ زنا انتہائی گھناؤنا عمل ہے جس کے تصور ہی سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، سودخوروں کو اُن بدنصیب افراد میں شامل کیا گیا ہے جو جنت کے داخلہ سے اس وقت تک محروم رہیں گے یہاں تک کہ جہنم میں اس کی سزا نہ بھگت لیں ''أَرْبَعٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَايُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ وَلَايُذِيْقَهُمْ نَعِيْمَهَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَآكِلُ الرِّبَا وَآكِلُ مَالِ الْيَتِيْمِ بِغَيْرِ حَقٍ وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ'' (مستدرک حاکم، حدیث نمبر: ۳۲۶۰) اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ چار قسم کے لوگوں کو جنت میں داخل نہ کریں اور نہ ہی اس کی نعمتیں چکھائیں، ہمیشہ شراب پینے والا، سود کھانے والا، ناحق یتیم کا مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔

حضرت عوف بن مالکؓ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان گناہوں سے خوب بچو جو بخشے نہیں جائیں گے؛ پھر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سود کھانے والا قیامت کے دن ''مخبوط الحواس'' مجنون کی صورت میں اُٹھایا جائے گا (مجمع الزوائد: ۴/ ۱۱۹) معراج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سود خوروں کے لیے تیار کردہ عذاب کا مشاہدہ بھی کرایا گیا؛ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ معراج کی رات میرا گذر ایسی جماعت پر ہوا جن کے پیٹ کمروں کے مانند تھے، جن میں سانپ لوٹ رہے تھے جو باہر سے نظر آرہے تھے، میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ سود کھانے والے لوگ ہیں (الترغیب والترہیب: ۳/ ۷) ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مہلک چیزوں کا تذکرہ کیا اور اُن اُمور کو گناتے ہوئے پانچویں نمبر پر سود کھانے کا ذکر فرمایا۔ (بخاری، حدیث نمبر: ۲۷۶۶)

اسلام کی نظر میں سود کی شناعت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجمع عام میں اس کی حرمت کا اعلان فرمایا؛ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں جو سود کا رواج تھا آج میں اُسے اپنے قدموں کے نیچے دفن کرتا ہوں

اورسب سے پہلے اپنے چچا عباس ابن عبدالمطلب کے سود کو کالعدم قرار دیتا ہوں (مسلم، حدیث نمبر: ۱۲۱۸) سود کے سلسلہ میں شریعتِ اسلامی میں جو سخت رویہ اختیار کیا گیا ہے اور قرآن وحدیث میں اس کے متعلق جو وعیدیں بیان کی گئی ہیں؛ انہی کا اثر تھا کہ سلفِ صالحینؒ، صحابہؓ وتابعینؒ ہمیشہ سود کے بارے میں سخت احتیاطی پہلو اختیار فرماتے تھے؛ چنانچہ حضرت عمرؓ سود کے ساتھ ''شبہ سود'' سے بھی بچنے کی تاکید فرماتے تھے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے تھے اگر اسلامی حکومت میں کوئی شخص سودی کاروبار میں ملوث ہو تو امام المسلمین کی ذمہ داری ہے کہ اس سے تائب ہونے کا تقاضہ کرے اور اگر وہ تائب نہ ہو تو اس کی گردن اُڑادے ''حَقٌّ عَلٰی إِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ أَنْ یَسْتَتِیْبَهُ فَإِنْ رَجَعَ وَإِلَّاضَرَبَ عُنُقَهٗ''. (شرح الترغیب والترہیب: ۳/۱۵) یہ تو قرآن وحدیث کی روشنی میں سود کی خرابیاں اور اس کی تباہ کاریوں کا جائزہ تھا، آگے سود کے چند معاشی، مادی، معاشرتی اور اخلاقی نقصانات کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

سود کے اقتصادی نقصانات: اگر سود کی حقیقت میں غور کیا جائے اور سودی کاروبار کو معاشی اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ نتیجہ نکالنا آسان ہو جائے گا کہ نظامِ سود درحقیقت ملت کشی اور افراد پروری کا ذریعہ ہے؛ کیونکہ معاشرہ کا غریب اور مزدور طبقہ اپنی اشد ضرورت کے وقت کسی فینانسر، سود خور یا پرائیویٹ فینانسی ادارے سے اپنی ضروریات پر خرچ کرنے کے لیے مجبوراً سودی رقم حاصل کرتا ہے؛ مگر سود کی لعنت اور بوجھ کی وجہ سے اُس قسم کا قرض ادا کرنا اس طبقہ کے لیے سخت مشکل کا سبب ہوتا ہے؛ بلکہ بسا اوقات ناممکن ہو جاتا ہے؛ پھر ایک قرض کی ادائیگی کے لیے دوسرا اور تیسرا قرض لینے پر مجبور ہوتا ہے اور اصل رقم سے کئی گنا زائد سود ادا کرنے کے باوجود بھی اصل رقم جوں کی توں باقی رہتی ہے، اس طرح غریب اور نادار طبقہ تہی دامن بلکہ قوت لایموت تک کے محتاج ہو جاتا ہے اور چند افراد صرف اپنی تجوریاں بھرتے رہتے ہیں۔

سود کے ذریعہ ساری ملت اصلی تجارت سے محروم ہو کر صرف بڑے سرمایہ داروں کی دست نگر بن کر رہ جاتی ہے اور وہ ان کو جتنا نفع دینا چاہیں بخشش کے طور پر دیدیں (چنانچہ سرمایہ دارانہ نظام اس کی بے غبار دلیل ہے) اس سے ملک کی معیشت تباہ ہوتی ہے پھر ملک اپنی ضروریات پوری کرنے میں دوسرے ممالک کا محتاج ہوتا ہے اور اپنے اشیاء ضروریہ کو دوسرے ممالک سے برآمد کرنے میں اپنا قیمتی سرمایہ ضائع کر دیتا ہے۔

سود کی وجہ سے قوم وملت کے وہ کام جو انتہائی ضروری اور مفید ہوتے ہیں، شرح سود کے برابر باعثِ نفع نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہو کر رہ جاتے ہیں اور ملک کے تمام مالی وسائل ان کاموں میں صرف کیئے جاتے ہیں جو بازار کی شرحِ سود کے برابر نفع بخش ہوتے ہیں، سود خور کو کاروبار کے نفع ونقصان سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی وہ محض اپنے منافع پر نگاہ رکھتا ہے اور جب کبھی اسے یہ اندیشہ لاحق ہوتا ہے کہ کاروبار مندی کا شکار ہونے جارہا ہے تو وہ سب سے پہلے اپنا روپیہ کھینچنے کی فکر کرتا ہے جس کی وجہ سے کاروبار کی مندی انتہائی تباہ کن صورت اختیار کر جاتی ہے اور پورا عالم کساد بازی کا شکار ہو جاتا ہے؛ جیسا کہ آج کی عالمی معیشت کی کساد بازی اس پر شاہد ہے، جس کے نتیجہ میں ہزاروں، لاکھوں افراد خودکشی پر مجبور ہو گئے اور بے شمار ملازمین اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، جب تک دنیا کو سود کی لعنت سے پاک نہیں کیا جاتا دنیا اِس طرح کے بحران کا شکار ہوتی رہے گی معاشی نقصانات بڑھتے رہیں گے۔

سود کے تمدنی نقصانات: سودی لین دین کو تمدنی حیثیت سے دیکھا جائے تو ذرا سی توجہ کے بعد ہر شخص کی سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے کہ جس سوسائٹی اور سماج میں سود کا رواج ہو اس کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ خودغرضی کا معاملہ کریں گے اور ایسی سوسائٹی کبھی مستحکم نہیں ہوسکتی، اس کے افراد میں آپسی میل جول اور محبت ومودت کا فقدان ہوگا، محبت اور دوستی کے بجائے باہمی بغض وعداوت، کینہ وحسد اور بے دردی وبے تعلقی نشوونما پائے گی اور قوم وملت کے افراد کے مابین اختلاف وانتشار، منافرت وپراگندی کی جڑیں مضبوط ہوتی جائیں گی، اس کے برخلاف جس سوسائٹی اور معاشرہ کا اجتماعی نظام آپس کی ہمدردی، باہمی تعلقات، بے سہارا لوگوں سے ہمدردانہ یا کم از کم اخلاقی تعاون پر مبنی ہو تو ایسے ماحول میں محبت وخیرخواہی اور ایک دوسرے کی مدد کا جذبہ ہوگا، جو معاشی تمدنی اور اخلاقی اعتبار سے معاشرہ کے لیے بہتری اور مفید نتائج کا ذریعہ ہوگا۔

سود کے اخلاقی نقصانات: سود سے بظاہر دولت بڑھتی ہوئی نظر آتی ہے؛ مگر درحقیقت یہ دولت میں تنزلی کا ذریعہ ہونے کے ساتھ اخلاقی اور

روحانی ترقی میں بھی گراوٹ اور تنزلی کا سبب ہوتا ہے، سود سے انسان میں خودغرضی، بخل، تنگ دلی اور سخت مزاجی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں، جن سے اخلاق کا دیوالیہ نکل جاتا ہے؛ جب کہ زکوٰۃ وصدقات سے فیاضی، ہمدردی، فراغ دلی اور اعلیٰ ظرفی جیسی صفات وجود میں آتی ہیں، جو انسان کو محاسنِ اخلاق کا پیکر بناتی ہیں۔

سود کے دنیوی نقصانات: سود کے جہاں دوسرے بہت سارے نقصانات ہیں وہیں اس میں بے شمار دنیوی نقصانات بھی ہیں، سود کی وجہ سے انسان اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہوجاتا ہے، ذہنی الجھنوں، بے روزگاری اور تعطل کا شکار ہوجاتا ہے، سود کی رقم سے کیے جانے والے کاروبار میں کوئی دوام واستحکام نہیں رہتا، سود کے ذریعہ حاصل ہونے والا مال غیر محفوظ اور آفات کا زیادہ شکار ہوتا ہے، سود دنیا ہی میں عذابِ خداوندی اور ہلاکت کا سبب بنتا ہے؛ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے جس قوم میں زنا اور سود عام ہوجائے اُس نے اپنے آپ کو عذابِ الٰہی کا مستحق بنالیا "مَاظَهَرَ فِيْ قَوْمٍ الزِّنَا وَالرِّبوٰا إِلَّاأَحَلُّوْا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ" (مستدرک حاکم: ۲/ ۳۷) سود کا ایک دنیوی نقصان یہ ہے کہ اس سے مال کی برکت ختم ہوجاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سود کا مال اگر چہ بہت ہوجائے مگر اس کا انجام کمی ہی ہے "عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيْرُ إِلَى قُلٍّ" (مسند احمد بن حنبلؒ، حدیث نمبر: ۳۷۵۴، شاملہ) سود کی وجہ سے معاشرہ میں بے روزگاری اور قحط سالی عام ہوتی ہے، حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس قوم میں سود عام ہوجائے وہ یقیناً قحط سالی میں گرفتار ہوجاتی ہے اور جس قوم میں رشوت پھیل جائے وہ مرعوبیت میں مبتلا ہوجاتی ہے (رواہ احمد) حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں سودی کاروبار عام ہوجاتا ہے (رواہ الدیلمیؒ فی مسند الفردوس) خلاصہ یہ ہے کہ سود جس طرح اخروی اعتبار سے نقصاندہ ہے اسی طرح دنیوی اعتبار سے بھی معاش، سماج اور اخلاق کے لیے سمِ قاتل ہے۔

سود کے پھیلنے کے اسباب: سود دورِ حاضر کے ان فتنوں میں سے ایسا سنگین فتنہ ہے جس کی پیشین گوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ ہی میں فرمائی تھی، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے قریب سود، زنا اور شراب کی کثرت ہوجائے گی۔ (الترغیب والترہیب: ۳/ ۹)

موجودہ دور میں سودخوری کی جو کثرت ہے وہ اسی پیشین گوئی کی عملی تصدیق ہے، اس وقت ہر طبقہ سود کی لعنت میں گرفتار ہے، غریب مسلمان خانگی سودخوروں کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں، متوسط طبقہ سرکاری اداروں یا مائیکرو فینانس کے دلدل میں ہے، متمول افراد بینک کاری نظام یا دیگر سودی اسکیموں میں گرفتار ہیں، کیا یہ صورتِ حال عذابِ خداوندی کو دعوت نہیں دیتی؟ لیکن سوال یہ ہے کہ مسلم معاشرہ سود جیسی بدترین لعنت کا شکار کیسے اور کیوں ہورہا ہے؟ غور کرنے سے چند وجوہات سمجھ میں آتی ہیں، جو حسبِ ذیل ہیں:

سود کے عام ہونے کی بنیادی وجہ دین سے دوری اور احکامِ الٰہی سے لاپرواہی ہے، کیونکہ اب قلوبِ مسلم شریعتِ اسلامی سے خالی ہوچکے ہیں، احکامِ خداوندی کا پاس ولحاظ نہ رہا، کمائی میں حلال وحرام کی تمیز ختم ہوتی جارہی ہے، دین سے غفلت کا یہ عالم ہے کہ بیشتر مسلمان اسلام کی بنیادی باتوں سے تک ناواقف ہیں، سودی لعنت کے شکار بہت سے مسلمان ایسے ہیں جنھیں اس بات کا علم ہی نہیں کہ اسلام میں سود کس قدر سنگین گناہ ہے۔

سود کے پھیلنے کا ایک سبب معاشی پریشان حالی ہے، خطِ افلاس سے نیچے زندگی گذارنے والے بیشتر مسلمان سود کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور جب ایک مرتبہ اس لت کا شکار ہوجاتے ہیں تو پھر اس سے نکلنا مشکل ہوجاتا ہے؛ حد یہ ہے کہ معاشی بدحالی کا شکار بعض مسلم خواتین فینانسروں کے ہاتھوں اپنی عصمت کا سودا کرنے تک مجبور ہورہی ہیں (ماضی قریب ہی میں پرانے شہر کی سمیرا نامی لڑکی کی موت کا المناک واقعہ بطورِ نظیر کافی ہے) ایک سروے کے مطابق شہر کی پسماندہ سلم بستیوں میں ہر دوسرا گھر سودی لعنت میں گرفتار ہے، جن سے سودخور دوسو سے دوہزار تک سود وصول کرتے ہیں؛ اس طرح مسلم معاشرہ میں سود کی لعنت ''وبا'' کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے، کیا یہ صورتِ حال ملت کے غیور مسلمانوں اور مختلف تنظیموں سے وابستہ افراد کو جھنجھوڑنے کے

لیے کافی نہیں ہے؟ کیا اب بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلیں گی؟ یقیناً شہر کی دینی تنظیموں اور متمول طبقہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ معاشرہ کو سود سے پاک کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کریں اور بقدرِ امکان اپنا تعاون پیش کریں۔

تدارک اور علاج: مسلم معاشرہ سے سود کے خاتمہ کے لیے صرف حکومت سے سودخوروں اور فینانسروں کے خلاف سخت قانونی چارہ جوئی کا مطالبہ، احتجاجی مظاہرے یا وقفہ وقفہ سے پولیس کی جانب سے غیر مجاز فینانسروں کی گرفتاریاں کافی نہیں ہیں؛ بلکہ اس کے لیے ایک طویل المدت منصوبہ بندی اور ہمہ جہت اقدامات کا نفاذ ضروری ہے، جس میں ملت کے سارے طبقات کا تعاون ناگزیر ہے، علماء کرام، صحافی حضرات، اخبارات اور صاحبِ ثروت افراد سب کو آگے آنا ہوگا اور ہر ایک کو اپنی وسعت کے مطابق کام کرنا ہوگا، ذیل میں چند عملی اقدامات کی نشاندہی کی جاتی ہے:

(الف) سود کے پھیلنے کا اہم سبب دین بیزاری اور خوفِ الٰہی کا فقدان ہے، اس لیے اصلاحی تنظیمیں، ائمہ وخطبائے کرام اور علمائے اُمت معاشرہ کی عمومی اصلاح پر توجہ دیں، چند جمعوں تک مسلسل سود کے نقصانات اور اس کی تباہ کاریاں بیان کریں؛ کیونکہ جب تک دینی بیداری اور دلوں میں خوف وخشیتِ الٰہی پیدا نہ ہوگی سود کا خاتمہ ممکن نہیں۔

(ب) عوام میں سود کی سنگینی سے واقفیت کے لیے سود کے تعلق سے بیداریٔ شعور کی مہم چلائی جائے ہر محلّہ میں ہفتہ وار یا ماہانہ ایسے جلسے اور پروگرام منعقد کیئے جائیں جن میں قرآن وحدیث کے حوالوں سے سود کے نقصانات ذکر کیئے جائیں اور ضروریاتِ دین سے آگاہ کرنے کی باقاعدہ مہم چلائی جائے۔

(ج) معاشی بدحالی کو دور کیئے بغیر سود کی لعنت سے چھٹکارا ممکن نہیں، اس کے لیے متمول مسلمان آگے آئیں اور بلاسودی ادارے قائم کرکے ان کے ذریعہ غریب مسلمانوں کو قرض فراہم کریں، کاروبار کے لیے تعاون کیا جائے، خواتین کے لیے گھریلو صنعتوں کو فروغ دیا جائے، بیت المال کا مستحکم نظام چلایا جائے، پہلے سے موجود بیت المال کو کارگر بنایا جائے، سرکاری اسکیموں سے استفادہ کے لیے شعور بیدار کیا جائے، مسلمانوں کے معاشی حالات کی درستگی کے لیے حکومت سے مؤثر نمائندگی کی جائے، مسلمانوں میں تعلیم کو فروغ دینے کے لیے ممکنہ اقدامات کیے جائیں، مساجد میں کمیٹیاں قائم کرکے محلّہ کے غرباء کی فہرست بنائی جائے؛ پھر حسبِ ضرورت ان کا تعاون کیا جائے؛ غریب نوجوانوں کے لیے کاروبار کی رہنمائی کی جائے، زکوٰۃ کے نظام کو مؤثر بنایا جائے اور محلّہ کے تمام صاحبِ نصاب حضرات سے ان کے پورے مال کی زکوٰۃ وصول کرکے منظّم طریقہ سے اس کی تقسیم عمل میں لائی جائے؛ بالخصوص معاشرہ سے شادی بیاہ کی بے جا رسومات اور اِن پر ہونے والے اسراف کا خاتمہ کیا جائے، سادی شادیوں کے لیے خاص مہم چلائی جائے؛ کیونکہ اکثر والدین شادی بیاہ کے غیر ضروری اخراجات کی تکمیل ہی کے لیے سودی قرض لینے پر مجبور ہوتے ہیں؛ ہر خاندان کے متمول افراد اپنے خاندان کے غرباء کے معاشی استحکام پر توجہ دیں اور اُمت میں محنت ومشقت کے جذبہ کو فروغ دیا جائے اور انہیں بیکاری سے بچایا جائے۔

(د) سود کے متبادل طریقۂ کار کے ذریعہ معیشت کو مستحکم کیا جائے؛ چنانچہ اسلام نے سود کے چند متبادل نظام پیش کیئے ہیں یعنی مشارکت (Partnership) مضاربت (Sleeping Partnership) اجارہ (Leasing) مرابحہ (Resale with a stated profit) اور مزارعت یعنی بٹائی (Crop sharing) کی صحیح شکلوں کو مفتیانِ کرام کی تحقیق کے بعد اُمت کے سامنے پیش کیا جائے اور از روئے شرع درست چند جدید تجارتی صورتوں کو فروغ دیا جائے تو انشاءاللہ ممکن ہے کہ سود کا خاتمہ ہوکر رہے گا اور معاشرہ اس لعنت سے پاک ہوگا۔

آج مسلمانوں کی معاشی بدحالی اور غربت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، ہر ایک اس کا رُونا روتا ہے، ہر طرف سود کے خلاف تشویش کا اظہار کیا جاتا ہے؛ لیکن اس کے اسباب کے تدارک پر غور نہیں کیا جاتا، اس لیے ضرورت ہے اس بات کی کہ کچھ ایسی عملی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے نہ صرف مسلم معاشرہ سود سے بچے؛ بلکہ اوروں کو بچانے والا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ مسلم معاشرہ کی اس لعنتی وبا سے مکمل حفاظت فرمائے، آمین۔